۱۶۲۵۲

۷۸۶

تکذیب طلوع اظہار الحق

بجواب

کتاب طلوع اظہار الحق

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد۔ اس بندہ ناچیز سراپا تقصیر نے ایک رسالہ استفتا بتاریخ ۲۰ جون ۳۲ء تالیف کر کے بغرض تحقیق حق دو ہزار کی تعداد میں عام منت تقسیم کیا تھا جس میں علمائے اہل سنت والجماعت و عامۃ المسلمین اہل ہند سے ایک سو ایک مسائل متعلقہ علم فقہ کی نسبت فتویٰ طلب کیا تھا کہ آیا مسائل مندرجہ استفتاء مذکورہ مطابق قرآن مجید و حدیث نبوی ہیں یا نہیں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج تک اس استفتا کے یکصد و یک سوالات کا قرار جواب کسی عالم یا غیر عالم نے جمع کرا کر شائع تک نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جملہ ایکسو ایک مسائل کی تحقیقات نامکمل پڑی رہ گئی۔ اور اسلامی دنیا محض بوجہ خوش اعتقادی مفت میں اس فقیر حقیر سے ناراض ہوگئی۔ حالانکہ نہ مسائل علم فقہ کی کوئی کسی قسم کی حذمت کی گئی۔ اور نہ امام ہمام حضرت ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی کوئی کسی قسم کی توہین و اہانت سے کام لیا گیا۔ بلکہ امام ہمام کی نسبت محتاط۔ زکی الفہم۔ عابد۔ زاہد اور متقی بزرگ کے الفاظ درج تھے اسلامی ریاست مالیر کوٹلہ کے کارپردازان نے رسالہ استفتا کے مسائل کو جس میں صرف ایکسو ایک مسائل دینی متعلقہ علم فقہ بطور سوال درج تھے فحش قرار دیکر سینہ زوری سے اس فقیر ناچیز کو نو ماہ کی قید کر کے داخل جیل کر دیا۔ یہ فقیر ناچیز اس جبریہ قید کو بھگت کر آخر ماہ جون ۳۳ء میں واپس

نوٹ:- حاشیہ پر لکھی ہوئی کتابیں ملنے کا پتہ صوفی سید عبدالرحمٰن خان گیلانی ایجنٹ سٹیٹ مالیر کوٹلہ ریاست پنجاب

ظہر پہنچا۔ ٹھیک بیس بائیس یوم بعد یعنی ۲۰ رجولائی ۳۲ء کو فقیر نے ایک "فریاد بطور
یاددہانی" برائے طلب جواب استفتا بغرض تحقیق حق دو ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر
مفت عام تقسیم کی۔ اور جواب کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ کہ ماہ ستمبر ۳۲ء کے
اخیر میں قاضی فضل احمد صاحب سنی حنفی نقشبندی۔ مجددی لودیانوی نے
ایک رسالہ طلوع اظہار الحق نامی بجواب و تردید استفتا مذکورہ طبع کرا کر فقیر کے
پاس بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ اس رسالہ میں فقیر کے مسائل مستفسرہ ایک سو ایک
سوالات پر کچھ روشنی نہیں ڈالی گئی۔ محض اس ناچیز کو ذاتی اعتراضات کا مورد
بنا کر مطعون قرار دیا گیا ہے اور **کافر و مرتد مغضوب وضالین** وغیرہ کے
القاب سے یاد فرما کر جیل کی سزایابی کے طعنہ سے مشرف یابی بخشی۔ اگر در حقیقت
ان القاب کا صحیح استعمال ہوا ہے۔ اور وہ نقائص وعیوب اس عاصی میں موجود
ہیں تو خداوند کریم اپنے نبی کریم کے صدقہ سے اس عاصی پر معاصی کی حالت پر رحم
فرمائے اور توفیق اصلاح عطا کرے۔ ورنہ بصورت دیگر اگر یہ الفاظ و القاب
بے محل اس ناچیز کی نسبت استعمال ہوئے ہیں۔ تو خداوند کریم قاضی صاحب مذکور
کو ہدایت فرمائے۔ کیونکہ ہر مسلمان کا فریضہ مذہبی ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ
اور دیگر برادران اسلامی کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔ باقی جیل کے سزایابی کے
طعنہ کے متعلق صرف اسی قدر اشارہ جواباً کافی ہے کہ ناحق شناس اور کافر لوگ
ہمیشہ سے راست باز اور متلاشیان حق کے مقابلہ پر اسی قسم کی کارروائی سے دل خوش
کرتے چلے آئے ہیں جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے قید جیل میں ہی انتقال
فرما کر دنیا سے کوچ کیا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بادشاہ اسلام جہانگیر کے
زمانہ میں گوالیار کے قلعہ میں ایک عرصہ دراز تک مقید رہے۔

رسالہ طلوع اظہار الحق کے مطالعہ سے فقیر کو اس بات سے تو اطمینان حاصل ہو
گیا ہے کہ جن مسائل یکصد و یک کا ذکر استفتا مذکورہ بالا میں کیا گیا تھا۔ ان کو قاضی صاحب
نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۵ سطر ۵ میں مطابق شرع شریف درست اور صحیح تسلیم کر لیا
ہے۔ (علمائے اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ یہ مسائل حضرت امام صاحب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیاس سے کتب فقہ میں درج ہیں اور صحیح ہیں) اور
علاوہ ازیں کتاب درمختار کی نسبت بھی موجب و مطابق تحریر قاضی صاحب اطمینان
ہو گیا کہ کتاب درمختار ایک مستند ترین کتاب ہے۔ کیونکہ کتاب درمختار گیارھویں

صدی ہجری میں باذن واجازت نبی علیہ اسلام تالیف ہوئی ہے (درمختار جلد ا صث)
اور اس کتاب درمختار کے اسناد آنحضرت صلعم کے واسطے سے اللہ تعالے تک پہنچتے
ہیں (درمختار جلد ا صث) ایسی پاک مقدس کتاب کے مسائل اگرچہ رسالہ استفتاء
مذکورہ بالا میں دیگر کتب فقہ ہدایہ عالمگیری وغیرہ کے مسائل کے ساتھ پہلے بھی
طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن بغرض مزید اطمینان قلب و تحقیق حق خاص
کتاب درمختار کے کچھ نمونے اس جگہ تحریر کئے جاتے ہیں۔ امید واثق ہے کہ قاضی
صاحب براہ عنایت ان کے متعلق مطلع فرمائینگے کہ یہ مقدس کتاب درمختار
کے مسائل کس طریق سے درست اور صحیح ہیں۔ اور اصل منشا مسائل مذکورہ کیا ہے
لیکن یاد رہے کہ اس عاصی نے پہلے بھی استفتا میں عرض کیا تھا کہ استفتا بغرض
تحقیق حق ہے۔ کسی فرد اہل اسلام کی دل آزاری یا توہین مطلوب نہیں۔ اب مکرر
پھر بھی یہی التماس ہے۔ نمونہ مسائل تحقیق و تشریح طلب حسب ذیل ہے:۔

(۱) زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا (درمختار جلد ا صـ۸۳)

(۲) جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے۔ اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں۔ (درمختار جلد ا صـ۸۰)

(۳) دس برس کا لڑکا عورت بالغہ سے جماع کرے۔ تو لڑکے پر غسل نہیں (جلد ا صـ۸۰)

(۴) اپنی دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں (جلد ا صـ۸۰)

(۵) خنثیٰ مشکل کی قبل یا دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں (جلد ا صـ۸۰)

(۶) ذکر پر کپڑا لپیٹ کر قبل یا دبر میں داخل کیا۔ اگر لذت و حرارت نہ پائے تو غسل فرض نہیں۔ (جلد ا صـ۸۲)

(۷) کسی جانور کا ذکر فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں (جلد ا صـ۹۳)

(۸) کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دھونا بھی ضرور نہیں (جلد ا صـ۸۲)

(۹) لکڑی کا یا کسی چیز کا ذکر بنا کر داخل کرے تو غسل واجب نہیں (جلد ا صـ۸۳)

(۱۰) باکرہ (کنواری لڑکی) سے جماع کرے اور پردہ بکارت قائم رہے۔ تو غسل لازم نہیں۔ (جلد ا صـ۸۳)

(۱۱) خنثیٰ اور میت کے ذکر کو فرج میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں (جلد ا صـ۸۳)

(۱۲) شراب پینے کے بعد کئی بار تھوک نگل جائے۔ تو اس کا منہ پاک ہے (جلد ا صـ۹۲)

(۱۳) کتے کے ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں (جلد ا صـ۱۰۱)

ﻟﮯ حوالہ جات دیکھنے کیلئے کتاب غایۃ الاوطار اردو ترجمہ درمختار ملاحظہ فرمایا جائے۔

(۱۴) انسان کا خواہ مشرک کا جھوٹا پاک ہے۔ خواہ جنبی ہو۔ خواہ حیض نفاس والی ہو۔ اسی طرح گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک ہے۔ مگر کتے اور سور کا جھوٹا ناپاک (درمختار جلد ۱ ص ۱۱۱ و ۱۱۳)

(۱۵) ناف یا ران میں جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (جلد ۱ ص ۵۱۱)

(۱۶) روزہ میں ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں (جلد ۱ ص ۵۱۲)

(۱۷) اگر زنا کے خوف سے جلق (مشت زنی) لگا کر منی نکال دے تو توقع ہے کہ وبال نہ ہو۔ (جلد ۱ ص ۵۱۲)

(۱۸) مردہ عورت سے وطی کی۔ چھوٹی لڑکی یا بہیمہ (چارپایہ) سے وطی کی۔ یا ران میں وطی کی یا بوسہ لیا۔ تو روزہ فاسد نہیں۔ (جلد ۱ ص ۵۱۵)

(۱۹) سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کیا گیا تو روزے کا کفارہ نہیں (جلد ۱ ص ۵۱۵)

(۲۰) روزہ میں عورت و مرد ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو مضائقہ نہیں (جلد ۱ ص ۵۲۳)

(۲۱) منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے تو روزہ فاسد نہیں (جلد ۱ ص ۵۱۵)

(۲۲) روزہ دار کسی غیر معشوق کی رال پی جائے تو کفارہ نہیں (جلد ۱ ص ۵۲۴)

(۲۳) کسی عورت کے ساتھ اغلام کرنے سے حرمت نہیں آتی (جلد ۲ ص ۱۴) غلام یا لونڈی یا بیوی سے اغلام کرے۔ تو بالاجماع حد نہیں (جلد ۲ ص ۱۵۴) اغلام کرنے سے کوئی حد نہیں آتی (جلد ۲ ص ۲۱۵)

(۲۴) کتا نجس العین نہیں اسکی بیع جائز ہے۔ کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے۔ (جلد ۱ ص ۱۰۱)

(۲۵) چمگادڑ اور الو کا گوشت حلال ہے۔ اور جو کوا مردار اور دانہ دونوں کھاتا ہو۔ وہ حلال ہے (جلد ۴ ص ۱۷۷)

(۲۶) خلیفہ۔ امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں (جلد ۲ ص ۲۱۷)

(۲۷) جانور سے جماع کرنے پر حد نہیں آتی۔ (جلد ۲ ص ۲۱۴)

(۲۸) گونگے شرابی پر حد نہیں۔ اگرچہ اقرار کرے (جلد ۲ ص ۲۳۴) گونگے پر حد نہیں (جلد ۲ ص ۲۲۴) گونگا اگر زنا کرے تو اس پر حد نہیں

اعلانِ عام } اگر کوئی صاحب قرآن شریف اور صحیح حدیث نبوی سے مشرک کا فر کا جھوٹا پاک ثابت کر دیں۔ تو اُن کو مبلغ **ایک سو** روپیہ انعام دیا جائیگا اور بصورت عدم ادائیگی منظر کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سے وصول کرنے کے بذریعہ عدالت حقدار ہونگے

(صوفی عبدالرحمٰن گیلانی)

اگرچہ خود اقرار کرے - اور گواہ بھی گذر جائیں (جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

(۲۹) جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں - بہن - بیٹی - خالہ - پھوپھی وغیرہ) ان سے نکاح کرکے اور حلال جان کر صحبت کرے تو حد نہیں (جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

(۳۰) محرمات (جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ماں - بیٹی - پوتی - بہن وغیرہ) سے حرام جان کر بھی نکاح کرے تو حد نہیں - (جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

(۳۱) جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو (خرچی دیکر) زنا کرے تو حد نہیں (جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

(۳۲) شراب کے نو پیالے پیے - اور نشہ نہ ہوا - پھر دسواں پیالہ پیا - تو نشہ ہوا - یہ دسواں پیالہ حرام ہے - پہلے کے نو حرام نہیں (جلد ۴ صفحہ ۲۶۴)

(۳۳) مرد انتہائی مغرب میں ہے - اور عورت انتہائی مشرق میں ہو - اتنے فاصلہ پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو - کسی طرح ان کا نکاح کر دیا گیا - اگر بعد تاریخ نکاح عورت چھ مہینے میں بچہ جنے تو یہ بچہ ثابت النسب ہوگا - حرامی نہ ہوگا - (جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

(۳۴) اندھا زنا کرے - پھر انکاری ہو - اگرچہ بذریعہ شہادت ان کا زنا ثابت ہو جائے تو اس پر حد نہیں (جلد ۲ صفحہ ۲۰۲)

(۳۵) بیٹے یا پوتے کی لونڈی سے زنا کرے تو حد نہیں (جلد ۲ صفحہ ۲۱۱) اور اگر دادا یا دادی کی لونڈی سے جماع کرے تو بھی حد نہیں - (جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

کتاب مقدس درمختار کے - اور بھی بیشمار ہمچوں قسم مسائل ہیں - لیکن یہ عاجز بوجہ اختصار صرف انہی پینتیس عدد مسائل پر اکتفا کرکے جناب والا قاضی صاحب موصوف کی توجہ اس قاعدہ جمل کی طرف مبذول کرانی ضروری سمجھتا ہے کہ جس طریق پر قاضی صاحب نے اپنے رسالہ طلوع اظہار الحق میں اس ناچیز کے مقابلہ پر قاعدہ جمل سے کام لیکر اور اپنے طرف سے الفاظ کی بے محل جنبشی فرماکر اعداد شماری کی ہے - سب سے اول سوال طلب امر یہ ہے کہ کیا قاعدہ جمل کے اعداد شماری سے فی الواقع کوئی نیکی اور بدی ثابت ہو سکتی ہے - اگر فی الواقع اسی قسم کی اعداد شماری کسی نیکی اور بدی کے ثابت کرنے کا آلہ ہو سکتی ہے - تو مندرجہ ذیل اعداد کے جواب سے جو کچھ بھی ہو - قاضی صاحب اس عاجز کو مطلع فرمائیں - یہ عاصی بحمد اللہ پکا حنفی المذہب مسلمان ہے - اور اس بات کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہتا ہے کہ اس عاجز کا خاتمہ بھی اسی پاک مذہب پر ہو - مگر اس قسم کی اعداد شماری کے متعلق جناب

قاضی صاحب کو توجہ دلانا ضروری سمجھا گیا۔ تاکہ آئندہ کیلئے قاضی صاحب کسی غیر مسلم
کے مقابلہ پر ایسی اعداد شماری سے کام لیکر شرمندگی نہ اٹھا سکیں۔ اور جناب قاضی
صاحب کے سبب سے غیور مسلمانان عالم کو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اغیار نبی علیہ السلام
اور آنحضرت صلعم کے بر چہار خلفا کے ناموں کی اعداد شماری سے بھی باز رہنے والے نہیں۔
نمونہ کے لئے صرف چند اعداد اہلحدیث وغیرہ کی کتب سے اخذ کر کے پیش کئے جاتے ہیں۔
جن میں کوئی کسی قسم کا اضافہ وغیرہ تک نہیں کیا گیا نقل کفر کفر نہ باشد۔ بحوالہ کتاب الجرح
علے ابی حنیفہ۔ تاریخ پیدائش سگ اور تاریخ وفات۔ بوکم جہاں پاک۔ (ابو حنیفہ
۱۶۰۔ لعین ۱۶۰)۔ (شافعی ۴۶۱۔ کتی کا بچہ ۴۶۱)۔ (مولوی روم ۳۲۸۔ کون برہنہ
۳۲۸)۔ (چار یاری ۴۲۵۔ دشمن آل ۴۲۵)۔ (سنی ۱۲۰۔ خس ۱۲۰۔ کلنک ۱۲۰)
یہ وہ اعداد ہیں جن کے متعلق یہ عاصی جب خود خیال کرتا ہے۔ تو پناہ بخدا لرزہ براندام
ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی نیک ترین ہستیاں۔ اور ان کے اعداد کا تقابل کیسے ذلیل
ترین الفاظ کے اعداد سے پایا جاتا ہے +

بندہ کا استفتا محض علم فقہ کے متعلق ایک علمی سوال تھا جس کے یکصد یک
سوالات کے جوابات علماء اہلسنت والجماعت تاحال نہیں دیکھے اور جس کیلئے
قاضی فضل احمد صاحب سنی حنفی نقشبندی۔ مجددی یتیم لودیانہ اس قدر سیخ بر پا ہوئے
کہ چوبیس صفحے کا رسالہ طلوع اظہار الحق نامی اس قحط سالی کے زمانہ میں رسالہ استفتاء
کی تردید میں لکھ مارا۔ مگر کتاب ستیارتھ پرکاش کو طبع ہوئے اس قدر عرصہ دراز
گذرتا ہے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ اس کتاب میں قرآن۔ اسلام اور رسول
علیہ السلام کے متعلق جو جو کچھ سوامی دیانند صاحب نے اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں انکے بارہ میں
جناب قاضی صاحب اور انکے ہمنوا دوستوں نے کبھی آواز تک بلند نہیں کی۔ اور نہ کسی
قسم کی غیرت کا نمونہ پیش کر سکے۔ بندہ اس جگہ پر کتاب ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ کا مختصر نمونہ
ضروتاً درج ذیل کرتا ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ معاذ اللہ خداوند کریم شر شیطان سے محفوظ رکھے۔
(۱) "یہ قرآن کیا ہے بڑی کھیل ہے" ($\frac{۱۴۲}{۴۸}$) (۲) "معجزہ کی باتیں سب فضول ہیں۔ اور
سادہ لوح آدمیوں کے بہکانے کے واسطے گھڑی گئی ہیں" ($\frac{۶۷۹}{۱۹}$) (۳) "مسلمانوں کا خدا بھی
بے انصاف اور بے سمجھ ہے" ($\frac{۶۸۹}{۴}$) (۴) "یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور سب مسلمان لوگ
محض تعصب اور جہالت سے پُر ہیں۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں" ($\frac{۶۸۹}{۴۸}$)
(۵) "یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے" ($\frac{۶۹۱}{۵}$) (۶) "ایسی کتاب کو جتنی

آریہ سماج کا کچا چٹھا ... قیمت ۲ر غیرت اسلام قیمت ۱ر ... ار

وگ ہی مان سکتے ہیں۔ عالم نہیں مانتے" (۶۰۹/۱۰۹) (۷) "ایسی کتاب۔ ایسے پیغمبر۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے فائدہ کچھ بھی نہیں۔ انکا نہ ہونا اچھا ہے" (۶۹۲/۵۸) (۸) "یہ قرآن خدا کا بنایا ہُوا نہیں کسی مکار فریبی کا بنایا ہُوا ہوگا۔ نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوتیں (۶۹۹/۷۸) (۹) "محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے" (۶۱۹/۱۴۷) (۱۰) "وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے" (۶۱۹/۱۴۷)

اس قسم کے خلاف تہذیب اور خلاف واقعہ بیشمار تحریریں دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں رسول علیہ السلام کے متعلق لکھی ہیں۔ ناظرین کو صبر و تحمل سے کام لیکر صرف غیرت کا سبق حاصل کرتے ہوئے درگذر سے کام لینا چاہئے۔ کیونکہ مذہب کے معاملہ میں اسلام نے ہر قسم کی زبردستی کی ممانعت فرماکر حکم دیا ہے من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ یعنی جو چاہے ایمان قبول کرے۔ اور جو چاہے داخل کفر ہو (قرآن پ۱۵ سورہ کہف) اس حکم قرآنی سے ہر انسان کیلئے مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو مذہب کے معاملہ میں ہر قسم کے فتنہ و فساد اور قتل و غارت سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہئے

اسلام ایک فطرتی مذہب ہے۔ فطرت کی پیدا شدہ چیز پر کبھی کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اب جو مخالفین اسلام اس پاک مذہب اسلام پر ناجائز و بیدہ دہنی سے حملہ آوری کر رہے ہیں۔ اسکی خاص وجہ یہی ہے کہ خود پیروان اسلام نے شریعت اسلام کے اندر اپنے خود ایجاد کردہ گندے شرمناک مسائل داخل کر رکھے ہیں۔ اور گندگی کی وجہ سے اہل اسلام کی طبیعتیں اسقدر تعفن پذیر ہو رہی ہیں کہ کوئی بھی غیرت کا مادہ انکے اندر دخل نہیں پا سکتا۔ مومن ایماندار کی صفت میں تو رسول علیہ نے فرمایا ہے۔ المومن یغار و اللہ اشد غیراً ترجمہ مومن ایماندار غیرت والا ہوتا ہے اور خدا سب سے زیادہ غیرت والا ہے (صحیح مسلم) اس فرمان رسول علیہ السلام سے تو یہ ثابت ہُوا کہ مومن کے اندر غیرت کو ہونا لوازمات میں سے ہے مگر آجکل ہندوستان میں نو یا دس کروڑ کلمہ گو مسلمان آباد ہیں۔ ہمیشہ سے اسلام کے خلاف عیسائی ہندو آریہ سکھ وغیرہ تحریرات شائع کرتے چلے آتے ہیں۔ مگر یہ کثیر التعداد مسلمان کوئی بھی غیرت کا نمونہ پیش نہیں کر سکے بلکہ تجارت اور خرید و فروخت کے ذریعہ سے روزانہ ان مخالفین اسلام کو مالا مال کرنیکی کوشش میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ اور انکے ہاتھ کی پکی ہوئی مٹھائی دودھ وغیرہ کھانا پینا باعث فخر خیال کرتے ہیں۔ اور اگر کبھی کہیں سے حوصلہ افزائی پاکر آواز بلند بھی کرتے ہیں جیسا کہ آجکل ستیارتھ پرکاش کے متعلق زبانی چرچا جاری ہے۔ تو پھر بوجہ بے ہمتی کمزوری ثابت کرکے دودھ کے ابال کیطرح تہ نشین ہونیکے فکر میں مشغول ہو جاتے ہیں ایسی

حرکات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی غیرت سے کوئی سروکار نہیں مگر اپنے ذاتی دنیاوی مفاد کیلئے فتنہ و فساد اور قتل و غارت کیلئے ہر وقت تیار کھڑے نظر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح دربار ایزدی سے مغضوب علیہم ولا الضالین ہو کر جگہ بجگہ کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں ڈاکٹر اقبال صاحب مرحوم و مغفور نے کیا خوب فرمایا ہے

قوم مذہب سے ہے۔ مذہب جو نہیں تم بھی نہیں جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

اور حضور نبی علیہ السلام نے اسی زمانے کے متعلق حسب ذیل پیشنگوئی فرمائی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ اسوقت اسلام کا حرف نام رہ جائیگا اور قرآن کیساتھ مسلمانوں کا رابطہ صرف بطور رسم ہوگا۔ بظاہر انکی مسجدیں آباد ہونگی لیکن در حقیقت ہدایت سے خالی ہونگی علما جو اسوقت ہونگے وہ آسمان کی نلی کے نیچے اور سطح زمین کے اوپر بدمعاش ترین خلائق ہونگے۔ ان سے فتنے پیدا ہونگے۔ اور انہی میں وہ فتنے عود کرینگے (بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ شریف)

پس ایسے پر فتن زمانہ کے اندر جس کا مختصر نقشہ دکھایا جا چکا ہے قاضی صاحب اور انکے ہمنوا احباب اور دیگر عامۃ المسلمین کو چاہیے کہ مذہب اسلام کے نام کا لحاظ رکھتے ہوئے اس زمانہ میں باہمی صلح کے ساتھ سلامتی پر گامزن ہو کر مذہب اسلام میں سے تمام فضول بے وجود ناگفتنی مسائل کے خارج کرنیکے فکر میں مشغول ہو جائیں۔ کیونکہ اسلام لفظ سلم سے نکلا ہے۔ اور سلم کے معنی سلامتی اور فرمانبرداری اور باہمی صلح کے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی اللہ تعالٰے نے اہل اسلام کی جو نشانی بتلائی ہے وہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی کفار پر سخت اور آپس میں باہمی رحیم ہونا ہے مگر اس زمانے کے مسلمان قرآن شریف کی بتلائی ہوئی نشانی کے خلاف نظر آتے ہیں۔ گویا کہ برعکس نہند نام زنگی را کافور کے مصداق ہو رہے ہیں۔ اور اسی سب خرابی اور نقصان کا باعث کتب فقہ ہدایہ۔ در مختار۔ عالمگیری شرح وقایہ وغیرہ کے وہی شرمناک گندے مسائل ہیں جن کا ذکر رسالہ استفتا بغرض تحقیق حق میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اگر کتب مذکورہ بالا میں سے جملہ گندے مسائل اہل اسلام خارج کر دیں اور کفار و مشرکین کے ہاتھ سے کھانا پینا یکدم ترک کر دیں۔ اور یہی واحد علاج ہے تو آج اہل اسلام کے اندر غیرت اسلامی حلول کر سکتی ہے اور اگر اہل اسلام کو غیرت اسلامی کا مادہ حاصل ہو گیا۔ تو دنیا کی تمام تجارت اور جملہ کاروبار خرید و فروخت اہل اسلام کو حاصل ہو جائیگا۔ اور جب تمام تجارت مسلمانوں کے ہاتھ آ جائیگی۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اہل اسلام کو گرا نہ سکیگی۔ اور ہر وقت رحمت ربانی شامل حال۔ اور عقبےٰ میں بھی فائز المرام ہونگے۔ بالآخر دعا ہے کہ مولا کریم ہم مسلمانوں کو توفیق ہدایت عطا فرما کر راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین ثم آمین۔ فقط

العاصی صوفی سید عبدالرحمن گیلانی حنفی المذہب ساکن ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

(یکم نومبر ۱۹۳۳ء)

تنبیہ المسلمین۔ اس میں کفار و مشرکین کے ہاتھ سے لے کر کھانے پینے کی چیزیں استعمال کرنے کے بارہ میں قرآن اور حدیث سے سخت ممانعت ثابت کی گئی ہے قیمت ۴ر